حسن

تصنیف

منشی احمد علی صاحب شوق

مطبوعہ

مطبع شام اودھ

گولا گنج لکھنو

۱۸۹۳ء

قیمت فی جلد ۲ محصول ۰ر

صحت نامہ مثنوی حسن

دیباچہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
2	2	باتون	حالتون
5	1	ثبوب	ثبوت
6	16	انسالی	انسانی
8	10	حسن	حسن

مثنوی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
1	5	توسے	تونے
2	1	اسمان	آسمان
9	6	ورو	ورو
10	15	تتلیون کی آواز	تتلیون کی پرواز
13	16	ہراک	ہرایک

ڈیڈیکیشن

یہہ ناچیز مثنوی جسکا نام **حسن** ہے

بنام نامی

مظہر فیض وسخا - مصدر جود وعطا - مطلع نظم شیرین زبانی - مقطع دیوان

سحربیانی سرکار عالیہ ہر ہائنس **نواب شاہجہان بیگم** صاحبہ جی - سی -

ایس - آئی - کرون آف انڈیا - والیہ دارالاقبال **بھوپال** دامت سلطنتہا

جنکی

معدلت - اعلیٰ قابلیت - سخن سنجی اور فیض گستری شہرۂ آفاق ہے

خاکسار احمد علی **شوق** نے بکمال عجز وادب

معنون کی

مقدمہ
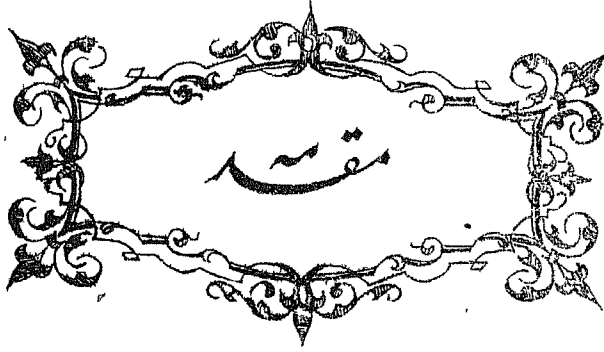
حُسن ایک ایسا لفظ ہے۔ جسکا مفہوم لوگون کے ذہن مین مختلف طور پر ہوتا ہے۔
مگر عموماً حُسن اوس کیفیت یا اون خواص جسمانی کو کہتے ہین جو دل مین محبّت یا کوئی اور اوسی قسم
کا جذبہ پیدا کرین۔ یہان محبّت سے وہ دماغی مسرّت یا سرور مراد ہے جو کسی خوبصورت شے
کے ادراک سے پیدا ہوتی ہے۔ اسمین اور خواہش مین فرق ہے خواہش دماغی جہد ہے
کہ فلان شے ہمین ملجاے۔ اکثر محبّت کے ساتھہ ہی ساتھہ خواہش بھی ہوتی ہے مگر خواہش
اوس چیز کے لیے بھی ہوسکتی ہے جسپر حُسن کا اطلاق نہوسکے ہر خوبصورت شے کو دیکھکر
اوس سے محبّت پیدا ہوجاتی ہے گو خواہش نہو۔ اکثر محبّت کے ساتھہ دماغ مین تلاطم اور
طبیعت مین جوش پیدا ہوجاتا ہے مگر یہہ حُسن کا اثر نہین ہے بلکہ خواہش کا نتیجہ ہے حُسن سے
متاثر ہونے کے لیے یہہ ضرور نہین ہے کہ قوّت مدرکہ پورے طور پر کام مین لائی جاے یہہ ق
جادو ہے جو ضرور چلجاتا ہے اور یہہ وہ منتر ہے جو کبھی ہی نہین پڑتا جہان خوبصورت چیز نظر آئی

سمجھنے بوجھنے کی ضرورت نہین پڑتی بلکہ اوسکے اثر سے محبّت پیدا ہوجاتی ہے ۔

حُسن کے لوازم کیا کیا ہین ؟ یہہ بہت ہی مشکل مسئلہ ہے خاص خاص (حالتون) باتون مین یہہ بہی دیکہا گیا ہے کہ بعض ملک کے باشندون کا اندازہ اور ہے بعضون کا اور پہر بہی عام طور پر حسین شے ہر شخص کے دل کو چاہے وہ کہین کا رہنے والا ہو اپنی طرف کہینچ لیتی ہے وہ کون باتین ہین جو سب کو بہلی معلوم ہوتی ہین اور جنکا جمال ہر انسان کو محو کر لیتا ہے فلسفیون نے بہی اس مسئلہ کو پورے طور پر حل نکیا کسی کی کچہہ رائے ہے کسی کی کچہہ بعضون کا قول ہے کہ وہی چیز حسین ہے جو بکار آمد ہو یا زیبا معلوم ہو مگر بدنما شکل بہی بکار آمد ہو سکتی ہے زیبائی حُسن کا نتیجہ ہے نہ کہ اوسکا جز بعضون کا قول ہے کہ وہ شے حسین ہے جو اپنی جنس میں اون چیزون سے مشابہ ہو جو اوسمین اکثر پائی جاتی ہون لیکن جو خاص ادائین پائی جائین وہ بہت کمیاب ہون ۔ اونکے اصول کے مطابق بدنما وہی شکل ہے جو معمولی صورتون سے مختلف ہو بعضون کا قول ہے کہ اندازہ حسن ہر شخص کا مختلف ہے اور اوسکی وجہہ یہہ بیان کی جاتی ہے کہ پیشتر سے جس شخص کے دل مین جس قسم کے خیالات موجود ہین اونہین کے مناسبت سے وہ کسی شے کو حسین یا قبیح کہیگا معمولی حواس کے ذریعہ سے جو تجربہ پیشتر ہو چکا ہے کہ فلان چیز خوش آیند ہے وہی خیالات آیندہ بہی اپنا اثر دکہاتے ہین ۔ ہم اوسی چیز کو حسین کہتے ہین جسکو ادراک کرکے ہمکو وہ جذبات یاد آجاتے ہین جنسے ہم متاثر ہو چکے ہین اور ہماری روح فرحت حاصل کر چکی ہے اگر ہماری زندگی مین کوئی شے ہماری مسرت کا باعث ہو چکی ہے تو جسوقت کوئی چیز ہمکو اوس شے کی یاد دلائیگی ہم اوسکو حسین خیال کرینگے ۔ ۶ ۔

اے گل بتو خورسندم تو بوے کسے داری

اوسکی مثال یہہ بیان کی جاتی ہے کہ جن لوگون کی طبیعتین سرد اور خیالات سست ہین اور
جنکو غور سے کسی شے کے دیکھنے مین حظ نہین آتا۔ وہ حسن سے بہت کم متاثر ہوتی ہین بخلاف
اسکے جنکی طبیعتون مین اومنگ ہے جو ہر شخص سے جوش و خروش سے ملتے ہین اور ہر چیز کو نظر غائر
سے دیکھتے ہین وہ حسن کا بہت جلد ادراک کر لیتے ہین ایک فلاسفر کی راے ہے کہ حسن وہی
ہے جسکی آن بان سمجھہ مین نہ آئے جسمین مستقل خوبی اور خوشنمائی ظاہر ہو جسمین تناسب زینت
اور صفائی کے ساتھہ اعتدال بھی پایا جاے ۔

عموماً تناسب حسن کا نہایت ضروری جز سمجھا جاتا ہے یعنی کسی جسم کے مختلف اجزا
کی مقدار مین ایک دوسرے کے ساتھہ خاص تناسب ہو۔ بعض کا قول ہے کہ مختلف حصون کا
ایک خاص ترتیب سے میل جول بھلا معلوم ہوتا ہے مگر یہہ خاصیت حسن کے لیے لازمی نہین ہو سکتی
اکثر بڑے درختون مین چھوٹے چھوٹے پھول اور چھوٹے درختون مین بڑے بڑے پھول ہوتے
ہین مگر اونکی خوبصورتی سے کوئی انکار نہین کر سکتا طائرون مین بھی بعضون کی لمبی گردن اور
چھوٹی دم اور بعضون کی چھوٹی گردن اور لمبی دم ہوتی ہے مگر حسین دونون ہوتے ہین اونکے
رنگون مین بھی کوئی خاص تناسب نہین ہوتی کسی مین ایک ہی رنگ ہے کسی مین قوس قزح
کے سارے رنگ موجود ہین اکثرون مین مختلف قسم کے رنگ پائے جاتے ہین لیکن اونمین
کوئی خاص تناسب نہین ہوتی اگر کسی خوبصورت گھوڑے کی گردن دیکھکر یہہ معلوم کر لین کہ اوسکو
اور اعضاء سے کیا تناسب ہے اور اوسکو کتے یا بلی یا کسی اور جانور سے ملائین تو صاف معلوم ہو جائیگا

گر وہ مناسبت اونمین موجود نہین ہے مگر ہم یہہ نہین کہہ سکتے کہ سوا ے گھوڑے کے اور سارے جانور
بدنما ہین انسان کے لیے کہا جاتا ہے کہ اوسکی جسم کے مختلف اعضا مین خاص تناسب دلیل
حسن ہے اس کلیئہ کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ جس کسی انسان مین وہ مناسبت موجود ہو وہ ضرور حسین
ہو لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ دو انسانون مین قریب قریب یکسان تناسب اعضا ہے - مگر ایک کی
صورت دیکھکر جی تڑپ جاتا ہے اور دوسرے کی صورت سے کوئی خاص اثر پیدا نہین ہوتا انسان
کی گردن کا دور پانون کے تلوے کے برابر یا کلائی کے دور سے دونا ہونا دلیل حسن بیان
کیا جاتا ہے اسمین شک نہین کہ حسینون مین یہہ مناسبت ہوتی ہے مگر ساتھہ ہی اوسکے اکثر
لوگ ایسے بہی ہین جنہین یہہ تناسب موجود ہے گو اونکو کوئی حسین نہین کہتا - اکثر اہل لیاے
نے تناسب کو حسن کا ضروری جز اس لیئے قرار دیا ہے کہ اگر کسی چیز کے مختلف حصّون مین
کوئی حصّہ نامناسب طور پہ چھوٹا یا بڑا ہو تو وہ چیز بدنما ہو جاتی ہے یہہ بات ضرور صحیح ہے لیکن
یہان بدنمائی حسن کی ضد نہین ہے بلکہ معمولی صورت کی ضد ہے اگر کوئی چیز معمولی تناسب
کے خلاف ہے وہ بدنما ضرور ہے مگر یہہ نہین کہا جا سکتا کہ جس چیز مین معمولی تناسب موجود ہے
وہ حسین بہی ضرور ہے ان مختلف اعضا کا ایک دوسرے سے تطابق حسن کے لیے ضروری
ہے مثلاً خمدار ستون خوبصورت معلوم ہوتے ہین کیونکہ وہ یکسان ہوکر طبیعت کو گران نہین
گزرتے لیکن جب چھت بہت بڑی ہوتی ہے تو خمدار ستون اوس سے میل نہین کہاتے
کیونکہ اونکی پتلی دلیل نزاکت ہے جسپر بھاری بوجھہ بھلا نہین معلوم ہوتا —
یہہ اعتراض اس وجہ سے قابل قبول نہین کہ درختون اور پرندون اور چرندون وغیرہ کی

ایسی مثالون مین تناسب کا فقدان پہلے سے مان لیا گیا ہے - حالانکہ یہہ ثبوت طلب ہے - لازم ہے کہ پہلے ان چیزون مین بتایا جاوے کہ کس جز کو کس جز کے ساتھہ تناسب چاہیے اور کس قدر چاہیے - پہر ثابت کیا جاوے کہ ایسا تناسب نہین ہے - اوسکے بعد ثابت کیا جاوے کہ باوجود ہونے اس تناسب کے وہ شے حسین شمار کی جاتی ہے - تب جا کر یہہ مثالین صحیح ہوسکتی ہین - درختون کے پہولون اور قد - پرندون کی گردنون اور دُمون مین تناسب ڈہونڈہنا خود غلط راستہ اختیار کرنا ہے - گہوڑے کے تناسب اعضا کو کُتّے بلّی کے تناسب سے ملانا حُسن کے اوس بڑے جز سے قطع نظر کرنا ہے جسکی روسے وہی شے حسین ہوسکتی ہے جو بکار آمد ہو -

اسکے علاوہ اس خیال مین یہہ بہی غلطی ہے کہ درختون اور جانورون کو پہلے ہی سے حسین مان لیا گیا ہے - اسکے واسطے یہی جواب کافی ہے کہ انمین سے جنمین تناسب نہین ہوتا وہ مذاق صحیح اور اصول کی روسے حسین نہین ہوتا - باقی اگر کوئی حسین سمجہتا ہے تو اوسکے مذاق کا نقص ہے - جو تعلیم و اخلاق و عادات و ایسوسی ایشن وغیرہ اسباب سے پیدا ہو جاتا ہے -

کسی شے کے دیکہنے مین پہلا خیال اوسکی وسعت پر جاتا ہے بعض فلاسفرون کی راے ہے کہ بڑی چیز خوبصورت نہین ہوسکتی ہم چہوٹے چہوٹے چوپایون اور طائرون کو زیادہ پیار کرتے ہین محبت کرنے مین اور معترف ہونے مین فرق ہے بڑی عالی شان چیزون کی شان و شوکت دلپر اثر ڈالتی ہے ہم اوسکے معترف ہوسکتے ہین مگر محبت نہین کرسکتے -

ارسطاطالیس کا قول ہے کہ حسین شے کو نہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا ہونا چاہیے اون کی راے ہے کہ بہت چھوٹا جانور یا ایسا بڑا جانور جسکو ہم ایک نگاہ مین پورے طور پر نہ دیکھ سکین حسین نہین ہوسکتا۔

عموماً ملایمت اور سطح کی صفا حسن کے ضروری لوازم سمجھے جاتے ہین اسمین شک نہین کہ درختون کی چکنی چکنی پتیان اور پہولون کی ملایم پنکہریان بہلی معلوم ہوتی ہین جانورون کی ملایم کہال اور انسان کا صاف نرم اندام مرغوب طبع ہوتا ہے مگر یہہ کہنا غلط ہے کہ بغیر ان لوازم کے کوئی چیز حسین نہین ہوسکتی اکثر چھوٹے چھوٹے خاردار پودے بہت پیارے معلوم ہوتے ہین صفائی سطح اور ملایمت سے قوت لامسہ کو خوشی ہوتی ہے چونکہ چکنی چیزین عموماً چمکدار بہی ہوتی ہین اسلیے نگاہ کو بہی حظ ہوتا ہے یہہ کیفیتین صرف محدود حالتون مین حسن کا جز ہوسکتی ہین۔

درجہ بدرجہ اور قرینے کی بوقلمونی بہی حسن کا جز خیال کی جاتی ہے بشرطیکہ اوس سے طبیعت مین اولجہن نہ پیدا ہو۔ اوسکے ساتہہ سادگی کا بہی میل جول ضروری ہے تاکہ مختلف کیفیتون کو ہم بآسانی محسوس کرسکین ہان اگر صرف سادگی ہی سادگی ہے تو وہ چیز بیمزہ و بے لطف معلوم ہوگی جیسے بعض عورتون کے سینہ اور گردن کے حصے مین صفا ملایمت اور سڈول نشیب و فراز پایا جاتا ہے مگر یہہ اوتار چڑہاو اس لطف کے ساتہہ ہوتا ہے کہ ہمکو محسوس نہین ہوتا۔

کسی شے مین جسامت و قوت مفرط کا ظاہر ہونا حسن کے لیے مضر ہے بغیر نزاکت کے حسن کا اثر نہین ہوتا۔ بڑے بڑے تناور درختون کی شان دل مین عظمت تو پیدا کر دیتی ہے مگر جیسا مسرور کر دینے کا مادہ نازک پھولون یا چھوٹے چھوٹے خوبصورت پودہون مین ہوتا ہے وہ ذہین نہین ہوتا ایک جسیم قدآور گھوڑے کے مقابلے مین نازک اندام عربی گھوڑا کتنا پیارا معلوم ہوتا ہے۔

رنگ بھی حسن کا ایک جز خیال کیا جاتا ہے۔ اسکا تصفیہ بہت مشکل ہے کہ کون رنگ کس طور پر حسن کو چمکاتا ہے۔ رنگ کا ماند یا میلا ہونا۔ یا اوسکا بہت شوخ ہونا حسن کے لیے مضر ہے۔ اسکے لیے ہلکے نیم رنگ موزون ہین۔ وہی چہرہ خوبصورت ہے جسکا رنگ نہ بالکل سرخ ہو نہ سفید۔ نہ شوخ ہو نہ بہت چمکدار بلکہ جسمین یہہ سب باتین ایک اندازے سے ملی جلی ہون۔ بعضون کا قول ہے کہ رنگ حسن کے لیے صرف وہین تک ضروری ہے جہانتک وہ پچھلی باتین یاد دلائے۔ مثلاً سپیدی سے دن کی چہل پہل اور اوسکی مسرتین آسمانی رنگ سے سنجیدگی۔ سبزی سے موسم بہار کی کیفیتین نظرون کے سامنے پھر جاتی ہین۔

مادّی اشیاء کے علاوہ اور چیزون مین بھی حسن کی چھاؤن پائی جاتی ہے۔ نیک اور پاک خیالات کا حسن۔ انسانی ہمدردی کا حسن۔ بعضون نے ذائقہ و لامسہ مین بھی حسن قرار دیا ہے۔ پیاری شرمیلی گھلی

ہوئی آواز مین خاص حسن ہے جو طبیعت کو بے چین کرتا ہے - مگر اس جگہہ پر
اونکی تفصیلی بحث بہت طوالت چاہتی ہے جسکی گنجایش اس مختصر مقدمے مین نہین - جو کچہہ
مختصر بحث اس جگہہ کی گئی ہے غالباً اوس سے ناظرین کو مثنوی کے مضامین سمجہنے اور
اسباب کا اندازہ کرنے مین کافی مدد ملیگی کہ ہمارے دوست شوق نے اس نازک
باریک پیچیدہ مضمون کو جسکا نثر مین لکہنا مشکل تہا ایک مختصر مثنوی مین کس لیاقت خوبی
اور حسن بیان کے ساتہہ دلچسپ طریقے سے ادا کیا ہے اور دکہایا ہے کہ اردو
شاعری کو کیسے کیسے اعلےٰ مباحث اور خیالات سے آراستہ و پیراستہ کرنا چاہیے
اور واقعی یہہ اونہین کا حصہ تہا کہ فلسفہ کے روکہے پہیکے مضامین کو ایسے دل لبہانے
والی شوخ اور چست نظم مین ادا کرین زمانہ حال کے شاعر ہمارے لائق شوق کی
مثنوی حسن کو شوق سے پڑہین اور سبق لین -

راقم

جوالا پرشاد برق

لکہنؤ یکم - جون ۱۸۹۴ء

حسن

اللہ جمیل ویحب الجمال

او حسن عجیب چیز ہے تو — پیارا ہے تو عزیز ہے تو

ہیئت کا شریک حال بنکر — ظاہر ہوا تو جمال بنکر

خارج مین ہے تو جمال کے ساتھ — داخل مین ہے تو خیال کے ساتھ

فطرت نے اثر دیا ہے تجھکو — نیرنگ سے بھر دیا ہے تجھکو

وہ قوت جذب تو نے پائی — اک کھیل ہے جسکا دلربائی

وجدان صحیح پر ترا زور — اقلیم دماغ مین ترا شور

اطراف جہان کو تو نے گھیرا — چھایا ہے دلون پہ رعب تیرا

قابو ترا ہوش پر خرد پر — یہہ بھی زد پر ہے وہ بھی زد پر

مفہوم کی جان تیری صورت — ادراک کی روح تیری صورت

آسان نہین ترا راز کھلنا | شکل کا لباس تو نے پہنا
تحریر مین آسکے یہہ دشوار | حرفون مین سما سکے یہہ دشوار
لازم نہین منحصر نہین تو | پابند ایک ہی شکل پہ نہین تو
مطبوع ہو جسکو جو۔ وہ تو ہے | دلکش جو طرز ہو۔ وہ تو ہے
تو ہے وہی جو کھبے نظر مین | جم جاے تصور بشر مین
تو ہے وہی لوٹ جسپہ دل ہو | بیساختہ ذہن منتقل ہو
کیسا پست و بلند ہونا | خوبی ہے فقط پسند ہونا
حسن رخ و مو ہے ایک ہی چیز | ہر شکل مین تو ہے ایک ہی چیز
وہمی تجھمین خیال تیرا | ظنی ہم مین خیال تیرا
کیا چیز ہے ظن خیال ذہنی | ہر رنگ پہ انتقال ذہنی
مرغوب صبیح اوس بشر کو | مطلوب ملیح اس نظر کو
کالی آنکھون کی ایک کو چوٹ | نیلی آنکھون پہ دوسرا لوٹ
محبوب کہین وہ حسن والے | جنکی زلفون کے بال کالے
بھورے بالون پہ کوئی شیدا | سونے کی چمک ہو جنمین پیدا
اونچے قد پہ نثار کوئی | ٹھگنے سے ہے بیقرار کوئی
تجھسے نہ تو وہ نہ یہہ ہے خالی | سب فرق پسند ہے خیالی
جس طول مین تو وہ طول ہے خوب | جس عرض مین تو وہ عرض محبوب

جس آنکھ مین تو حسین وہی ہے — پیاری وہی دلنشین وہی ہے
جس بال مین تو پلا ہے وہ بال — جس گال مین تو پھلا ہے وہ گال
اوہام فلاسفہ بنا تو — لیکن نہ قیاس سے چھپا تو
تحقیق کے حصر مین نہ آیا — اس دائرے مین نہ تو سمایا
جسنے ترے در کی خاک چھانی — اوسنے کہی اک نئی کہانی
کہنا کہ ترے مین تو نہین ہے — کچھ عقل کی گفتگو نہین ہے
قلت ہی مین تو یہ قصر بیکار — کثرت ہی مین تو یہ حصر دشوار
موقوف نہین ہے تو اونچ پر — سیدھے پہ نہ منحصر نہ کج پر
وحدت مین ہے اصل ذات تیری — کثرت مین ہے کائنات تیری
دل مست ہون جس سے ایسی مے تو — نظرین جسے تول لین وہ شئے تو
موزون کی پھبن مین شان تیری — رکھتا ہے تناسب آن تیری
تو قد مین جو آیا تن کے نکلا — اعضا سے سڈول بنکے نکلا
بے نور نظر جو تو نہین ہے — بے لوچ کمر جو تو نہین ہے
تنگی تو ہے دہن جو ہے تنگ — رنگت تو ہے جو لب ہین خوشرنگ
ہیچ ہیچ مین ہے تو سنگار مین تو — بنکر جوبن ابھار مین تو
تیلی مین جو جان ہے تو تجھ سے — شیرین جو زبان ہے تو تجھ سے
فکر شعرا مین رنگ تیرا — لطف مضمون مین ڈھنگ تیرا

نغمے مین بھی ساز مین بھی تو ہے — اچھی آواز مین بھی تو ہے
ہر گت مین تری ادائین دلکش — سرگم مین تری صدائین دلکش
کیا کیا تجھے کہیے کس مین کس مین — اک لطف ہے تو ہر ایک حس مین
چڑیون مین صداے دلفریبی — پھولون مین اداے جامہ زیبی
شاخون کی لچک مین خوشنما تو — کلیون کی چٹک مین جا بجا تو
انداز مین ناز مین ترا روپ — کوتاہ و دراز مین ترا روپ
رو ہت مین ہے تو ہی جان اوسکی — رفعت مین ہے تو ہی شان اوسکی
جادو۔ کہ اثر کرے نظر پر — بجلی۔ کہ گرے دل و جگر پر
چاند ایک گرہ ہے اور کیا ہے — تو اوسمین ہے اس سے خوشنما ہے
تو شمس کی ضو سے آشکارا — تو شمع کی لو سے محفل آرا
چمکا نام سحر تو تجھ سے — ذرّے ہوے جلوہ گر تو تجھ سے
چھائین تری رنگتین دھنک پر — تو بنکے دھنک جما فلک پر
آرائش چہرۂ فلک تو — تارون کے لباس مین چمک تو
بجلی کی کڑک جلال تیرا — اور اوسکی چمک جمال تیرا
تو سنگ مین بھی نبات مین بھی — اور پیکر ذی حیات مین بھی
تو نہر مین نہر ہی کا پانی — تو لہر مین لہر کی روانی
لطف ابر بہار تو ہے — شادابی سبزہ زار تو ہے

تیری ہی چمک دمک سے ہے ظاہر
چمکے ترے نور سے جواہر

آئی ہیرے مین تاب تجھ سے
پائی موتی نے آب تجھ سے

نرمی کہین تو کہین ہے چستی
تو راستی اور تو درستی

روشن کہین ہو کے قابلیت
ظاہر کہین بنکے پاک نیّت

ایمان مین تو ہے نور بنکر
زاہد کی ہوس مین حور بنکر

ہموار مزاج سے ہو جو شئے
تو ہے او حُسن اوسمین تو ہے

تو حلم کی شان ضبط کے ساتھ
تو لطف کی جان ربط کے ساتھ

تسکین دل بیقرار مین تو
امّید سے انتظار مین تو

یون شان سے ہے ترے روپ کے ساتھ
جس طرح سے نور دہوپ کے ساتھ

تسخیر کا خاتمہ ہے تجھپر
آنکھین تری راہین دل ترا گھر

تو عقل و بصر پہ ہو کے غالب
ہوتا ہے پرائے دل کا طالب

جلوت مین جمال بنکے دمساز
خلوت مین خیال بنکے ہمراز

نظّارہ ترے جمال مین محو
اندیشہ ترے خیال مین محو

سامان کشش کا ساتھ تیرے
نیرنگ شباب ہاتھ تیرے

جنجال سے ہے دل کا روگ جی کا
منتر تری بے تکلفی کا

ٹونا چشم سیاہ تیری
چلتا جادو نگاہ تیری

وینا جھٹکے پہ اور جھٹکا
تیرے گیسو کا ایک لٹکا

جب وقت سنور کے تو عیاں ہو
چوکی بنکر بلا سے جان ہو

معشوق کا ناز تیرے دم سے
عاشق کا نیاز تیرے دم سے

لیلی کے جمال میں تھا تو ہی
مجنون کے خیال میں تھا تو ہی

رکھتا ہے جنون میل تیرا
عشاق کا خون کھیل تیرا

سکتہ ترے بتکدے کی مورت
حیرت ترے آئینے کی صورت

سودا ترے دشت کی ہوا سے
وحشت ترے باغ کی فضا سے

تیری تصویر ہے جنون کی
تیری تعریف ہے جنون کی

مذہب ترا طرز خود پرستی
مشرب ترا ہے شراب مستی

مرکب ترا عالم جوانی
مطلب ترا شرح لن ترانی

بچپن جبین کشش کی تاثیر
ہے وہ ترے بھولے پن کی تصویر

یکتائی ہے تیری ذات کا وصف
شیرینی ہے تیری بات کا وصف

سیرت تری نیکی اور پاکی
صورت تری ضد ہے بدنما کی

رنگت کی بہار سایہ تیرا
لطف حرکت کنایہ تیرا

پرواز تری - ابھر کے بڑھنا
رفتار تری - نظر پہ چڑھنا

خوبی تیری بچپن کی تفسیر
تیزی ترے چلن کی تصویر

چلتا خنجر زبان ہے تیری
تیکھی چتون سنان ہے تیری

عشوہ تری ایک گھات گویا
غمزہ تری ایک بات گویا

جوہر تری ذات کا بھلائی — زیور ترے جسم کا صفائی
اک شعبدہ ہے کرشمہ تیرا — اور سادگی ایک چشمہ تیرا
آرائش زلف ہاتھ تیرے — زیبائش جسم ساتھ تیرے
بکھرا ہوا ست پہ بال ہنسکر — ابھرا ہوا رخ پہ گال ہنسکر
پھیلا ہوا عالم صفا مین — سمٹا ہوا گوشۂ حیا مین
ہونٹھون پہ صدا کراہنے کی — تقسیر ہے تجھکو چاہنے کی
تجھپر جی کا نثار کرنا — جینے سے مزے کا ہے یہ مرنا
آتے ہی بہار جوش ٹون کیون؟ — ہنگامہ طراز ہی جنون کیون؟
رخ زرد تو ہے مگر سبب کیا — دل سرد تو ہے مگر سبب کیا
الجھے ہوئے بال کس لیے ہین — دیدے ہین جو لال کس لیے ہین
پیراہن چاک چاک کیسا — سر پر انبار خاک کیسا
بھڑکاتا ہے آہ سرد کو کون — تڑپک دیتا ہے درد کو کون
ہر وقت سنک الہی توبہ — سائے سے جھجھک الہی توبہ
جوش آپ ہی آپ ہے لہو مین — ہونٹھ آپ ہی آپ گفتگو مین
دل آپ ہی آپ اچھل رہا ہے — خون آپ ہی آپ جل رہا ہے
ہین حسن ہی کے شگوفے سارے — ہلتا نہین چین جسکے مارے
وحشت کی ہوا اسی کے چلتے — الفت کی بلا اسی کے چلتے

پردے سے خزان کے تنگ ہوکر — نکلا جو گلون سے رنگ ہوکر
وحشت کو ادبھار کر بڑھایا — سودائی بنایا جسکو پایا
نازک نازک تھے ہاتھ جن کے — اونسے چنوائے اپنے تنکے
مشکل کیا نیند بھر کے سونا — کانٹون کا بچھا دیا بچھونا
پہلے صورت کو دی اوداسی — پھر اوسپہ بڑھائی بدحواسی
دل سے یہہ کہا کہ سرد رہ تو — رخ سے یہہ کہا کہ زرد رہ تو
رگ رگ مین جنون کی آگ بھر دی — تن کی رنگت سیاہ کر دی
ہونٹھون پہ جمائین پپڑیان خشک — کی پیاس سے حلق مین زبان خشک
حلقے آنکھون کے گرد ڈالے — تلوون کو دیے ستم کے چھالے
اللہ رے حسن تیرے نیرنگ — لاتی ہے نیا ہر ایک شئے رنگ
پھولون مین بہار نام تیرا — گلشن کی ہوا پیام تیرا
دل کھائے ہوئے ہین چوٹ پر چوٹ — بو پر شیدا ہین رنگ پر لوٹ
قدرت نے وہ کی شگوفہ کاری — پھولون سے بھری ہر کیاری کیاری
پتی پتی کو لوچ پر ناز — رگ رگ مین ہے نازکی کا انداز
شاخون مین ادھر بھی لوچ اودھر بھی — غنچے بھی ہین گل بھی ہین ثمر بھی
دکھلاتے ہین شاخ مین پھبن پھول — جیسے کسی کان مین کرن پھول
ہر پھول کا حسن ہے نرالا — جو ہے وہی دل لبھانے والا

جا پائین سفید پھول جی مین — حسن اونکی لطیف سادگی مین
کچھ بیچ مین اور کچھ کنارے — چھٹکے ہوئے جا بجا ہین تارے
دلچسپ وہ لال رنگ کا حسن — کیا لطف ہے کیا بہار کیا حسن
گھر بیاہ کا ہر چمن ہے گویا — ہر ایک کلی دلہن ہے گویا
کیا لال چمن کی سرزمین ہے — آتشکدہ ہے چمن نہین ہے
لالہ ہے کس بہار کا پھول — کس رنگ پہ ہے انار کا پھول
گڑھل پہ بھی لوٹ ورد پر بھی — چکر مین ہے دل بھی اور نظر بھی
کوئی تو ہے زرد کوئی آبی — کوئی اودا کوئی گلابی
ہر رنگ کے گل ہین اور حسین سب — محبوب نگاہ سیر بین سب
میدانون مین سبزہ زار کا حسن — اشجار کا برگ و بار کا حسن
کچھ پیڑ بڑے تو کچھ ہین چھوٹے — کچھ ہین پتلے تو کچھ ہین موٹے
سیدھے تو کچی نہین کہین پر — ٹیڑھے تو گرے ہوئے زمین پر
پتے کہین سبز اور کہین زرد — اون پر کہین داغ اور کہین گرد
کونپل جیسے کلی نمودار — یا طوطی سبز پر کی منقار
پیڑون پہ وہ صبح و شام کی دھوپ — پتون پہ وہ زرد رنگ کا روپ
سورج کی چمک سے جلوہ گر برگ — سونے کا ورق شجر کا ہر برگ
آتی ہے جو دھوپ اون سے چھنکر — پڑتی ہے زمین پہ پھول بنکر

گل پیڑ مین گال جیسے تر مین
بون پیڑ مین بال جیسے تر مین

کلیون مین شگفتگی کے آثار
ہونٹھون سے عیان ہنسی کے آثار

سن سن سن سن ہوا کا چلنا
پتّون کا وہ کروٹین بدلنا

پھل پیڑ مین کھاتے ہین جھٹکے
کچھ گر پڑے اور کچھ ہین لٹکے

بیلین کیا کیا بڑھی ہوئی ہین
پھیلی ہوئی ہین چڑھی ہوئی ہین

اونچے اونچے کھجور کے پیڑ
کالے کالے وہ دور کے پیڑ

چھوٹے چھوٹے ببول کے پھول
اوٹے کے ہین بوٹے پھول کے پھول

نرمی ایسی کہ گرد مخمل
زردی ایسی کہ زرد مخمل

کانٹون کی بہار جھالیون مین
پھل سرخ و سیاہ ڈالیون مین

ٹیسو پھولا ہے لال بن سے
چارون طرف آگ شعلہ زن ہے

جوگن بنکر بہار نکلی
پہنے پھولون کا ہار نکلی

کھل کھل کے جو گل مہک رہے ہین
بلبل کیا کیا چہک رہے ہین

مورون کا زمین پہ رقص کرنا
آواز اونکی صدا سے قرنا

وہ تاج زمرد مین سرون پر
سونا سا چڑھا ہوا پرون پر

بھنورون کے وہ گونجنے کی آواز
پھولون پہ وہ تتلیون کی آواز

ادن تتلیون کے وہ خوشنما پر
اوڑتی ہوئی تتلیان ہوا پر

وہ نقش و نگار اور وہ بوٹے
پر اونکے چھوو تو رنگ چھوٹے

رنگ اونمین بہت ملے ہوئے ہین
پر کیا ہین چمن کھلے ہوئے ہین

بُند کی بُند کی ہے اک نگینا
قدرت کے قلم کا یا ہے مینا

وہ دیکھہ لین دیکھنی ہو جنکو
پروین و پرن کی سیر دِن کو

جو نقش و نگار سے ہے خالی
وہ بھی دل کی لُبھانے والی

ہے رنگ کسیکا زرد گہرا
اتنا گہرا کہ بس سُنہرا

کوئی جسکے سفید ہین پَر
جیسے چاندی کے صاف پتّر

طاؤسی - صندلی - گُلابی
دھانی - کاہی - سیاہ - آبی

نیلے - اودے - زمُردین - لال
ہر رنگ کے الغرض پر و بال

اُس پھول سے اُڑکر اسپہ بیٹھین
رَس لیکے اوڑین وہ جسپہ بیٹھین

تالاب کہین - کہین ہین نہرین
بہتا ہوا پانی جسمین لہرین

لہرون کا وہ لوٹنا وہ چلنا
مچھلی کا کہین کہین اوچھلنا

بینڈے بھی حباب بھی بھنور بھی
کف لب پہ ادھر بھی اور ادھر بھی

پانی پہ شجر کا سایہ اس طرح
رُخ پر بالون کا عکس جس طرح

جنبش جو ہے سائے سے ہویدا
کی ہے لہرون نے جان پیدا

اونچے نیچے پہاڑ - ٹیلے
پھیلے ہوئے گول اور نکیلے

وہ ابر کی صورت دھانی
اوٹھے تو دھوان گرے تو پانی

جھوکون سے وہ پھیلنا وہ بڑھنا
اونچے پہ ہوا کے ساتھ چڑھنا

جھرنون کی پہاڑ سے روانی
کالا پتھر سفید پانی

بہنا کہین اور کہین ٹپکنا
خورشید کے نور سے چمکنا

شفاف وہ دھار اور وہ پتھر
نکلی ہوئی مانگ جیسے سر پر

چوٹی پہ سفید برف کا روپ
اور اوسکی چمک وہ پڑتے ہی دھوپ

ضو جنبش مہر سے روان سی
کیا کوند رہی ہین بجلیان سی

برف اوسکی پگھل کے بہ رہی ہے
چاندی گل گل کے بہ رہی ہے

دامن مین ادھر بھی کنج ادھر بھی
کنجون مین حسین جانور بھی

چڑیان خوشرنگ پیاری پیاری
گل بوٹون سے پر ہر اک کیاری

کچھہ سبز ہین جنکے لال سر ہین
کچھہ زرد سنہرے جنکے پر ہین

کچھہ جنمین سفیدی اور سیاہی
کچھہ جنکے سرون پہ تاج شاہی

کچھہ جنکے زمردین ہین پوٹے
نقطے پوٹون پہ چھوٹے چھوٹے

رنگین پر و بال ہر طرح کے
اون پر خط و خال ہر طرح کے

کلیان سی کھلین جو چونچین کھولین
اور مست کرین جو منہ سے بولین

پانی مین ادھر اودھر نہا کر
بیٹھین شاخون پہ پر پھیلا کر

سبزہ کچھہ کاہی کچھہ ہے دھانی
اور اوسمین کہین کہین ہے پانی

سبزے مین سفید گھاس کچھہ کچھہ
بوٹے زرد آس پاس کچھہ کچھہ

ان چیزون مین دلفریب کیا ہے
او حسن فقط تری ادا ہے

شام اور فلک کا رنگ آبی ۔ اوس پر شفق آتشی ــ گلابی

کچھ روشنی اور کچھ اندھیرا ۔ چڑیون کا وہ بولنا بسیرا

پردے سے وہ چاند کا نکلنا ۔ تارون کو لیے ہوئے وہ چلنا

پانی پہ وہ نور چاندنی کا ۔ لہرون سے ظہور چاندنی کا

روشن وہ حباب جیسے تارے ۔ سیّار ہوے ہوا کے مارے

جو لطف ہے جو چمک ہے جو حسن ۔ ہے جلوہ گری تری ہی او حسن

جنگل کی اندھیری رات سنسان ۔ بادل گھرا ہوا پریشان

جھوکون مین غضب کی سنسناہٹ ۔ شاخون کی رگڑ بلا کی آہٹ

پیڑون کا وہ ہولناک انداز ۔ شیرون کی وہ خوفناک آواز

شعلون کا وہ خود بخود بھڑکنا ۔ پتّون کا وہ جا بجا کھڑکنا

وہ بوم کی ہُو وہ ہُو کا عالم ۔ وہ وہم کی صورت مجسّم

او حسن وہان بھی جلوہ گر تو ۔ جگنو بنکر ادھر ادھر تو

وہ دل کے لیے سرور کا وقت ۔ وہ رنگ سحر وہ نور کا وقت

سورج کا وہ آڑ سے نکلنا ۔ آہستہ نسیم کا وہ چلنا

شفّاف وہ آبجو چمن کی ۔ بھینی بھینی وہ بو چمن کی

منہ پھولون کے دہو گئی ہے شبنم ۔ سبزے کو بھگو گئی ہے شبنم

نوکون پہ جو قطرے تھم گئے ہین ۔ دانے سے موتی کے جم گئے ہین

بھیگے ہوئے پیڑ رات بھر کے
پھولے ہوئے پھول اوس سحر کے

چُن چُن کے جو رکھے ڈالیون مین
دل بس رہے ہے پھول ڈالیون مین

تیری ہی ادا ہے جو ادا ہے
ہر رنگ مین حُسن تو نیا ہے

تیرا ہی بناؤ دل فریبی
تیرا ہی سنگار جامہ زیبی

انسان کرشمہ ساز تجھ سے
تعلیم ادائے ناز تجھ سے

گالون کو پھلا کے رنگ بھر کے
دکھلاتا ہے تو حسین کر کے

فطرت کرتی ہے بال پیدا
تو کرتا ہے اونسے جال پیدا

گھونگھر سے بنا بنا کے پھندے
پھانسے لاکھون خدا کے بندے

کاکل کو بڑھا دیا بڑھی وہ
تیوری کو چڑھا دیا چڑھی وہ

ترچھی چتون کو آن دیدی
اونچے ماتھے کو شان دیدی

چمکایا جبین کو نور دیکر
مغرور کیا غرور دیکر

کس بل سے بدن کو چست کر کے
سر سے تا پا درست کر کے

اٹکھیلیون کی سکھائین چالین
بل چل جو ٹھوکرون سے ڈالین

گھونگھٹ مین حیا ہے راز تیرا
ہونٹھون مین ہنسی ہے ناز تیرا

ابرو کی گرہ تری ادا ہے
انگلی کی چٹک تری صدا ہے

جوبن تیری اُمنگ کا نام
شوخی تیری ترنگ کا نام

رخسار پہ خال کی پھبن تو
پیشانی پہ ناز کی شکن تو

چستی پا کر بدن کا تننا — انگڑائی سے دلفریب بننا
چھپ جسپہ نگاہ لوٹ جائے — سیلی دل جسکی مار کھائے
چہرے مین دہان تنگ کا لطف — نازک ہونٹھون مین تنگ کا لطف
دانتون کی چمک شکم کی نرمی — آفت کی چمک ستم کی نرمی
دیدے جنکی چمک قیامت — پلکین جنکی جھپک قیامت
گردن وہ کہ قہر اوسکا ہلنا — چتون وہ کہ زہر اوسکا ملنا
گورے مکھڑے پہ زلف کی لٹ — پیارے ہونٹھون پہ مسکراہٹ
سیدھا سادہ قد وہ خوشنما تن — تیزی چالاکی چلبلاپن
شوخی سے نگاہ لڑنے والی — پیچھے کسی دل کے پڑنے والی
وہ ناز سے بولنے کا انداز — شیرین باتین کھنکتی آواز
باتون باتون بگڑکے اوٹھنا — بل کھا کے کمر لچکے اوٹھنا
پتلی کی چلت پھرت کا انداز — بھنون کی جنبش سے صورت ناز
بیداری کی فتنہ ساز آنکھین — اور خواب کی نیم باز آنکھین
اوحسن ادائین ہین یہہ کسکی — وہ شئے کیا ہے کشش ہے جسکی
سب تیرے ہی بانکپن کی باتین — سب تیرے ہی مکر و فن کی گھاتین
پیارے معشوق بھولے بھالے — منہ پھیر کے مسکرانے والے
جنکے نازک بدن ہین گورے — جنکی آنکھون مین لال ڈورے

جنکے دانتون کی شان پیاری
جنکے منہ کی زبان پیاری

جنکی ترچھی نظر ستم کی
جنکی پتلی کمر ستم کی

جنکے پہونچون سے لوچ پیدا
جنکی بانہون پہ لوگ شیدا

جنکے ہاتھون کی اونگلیان نرم
جنکے دیدون مین قدرتی شرم

پھولے پھولے ہین گال جنکے
لمبے لمبے ہین بال جنکے

گالون مین گلاب کی سی رنگت
ہونٹھون مین شہاب کی سی رنگت

نتھنے اون پر پھڑک بلا کی
پھرتی اوسپر پھڑک بلا کی

آخر ہے دل فریب شے کون
جنکے یہہ کرشمے ہین وہ ہر کون

جو شکل ہے جو ادا ہے جو حسن
تو ہے واللہ تو ہے او حسن

کیسی بیتی ترے اثر سے
پوچھے کوئی شوق کے جگر سے

افسوس۔ ہے بیوفا مگر تو
قائم نہین ایک رنگ پر تو

ہستی تری بے ثبات ٹھہری
فانی تری کائنات ٹھہری

پیری مین شباب کچھ نہ رہجاے
مرجھا کے گلاب کچھ نہ رہجاے

سب کے لیے راہ ہے فنا کی
باقی اک ذات ہے خدا کی

محررہ شیام بخش کاتب اخبار آزاد ساکن محلۂ نوبستہ لکھنؤ

مثنوی حسن

اسمین حسن کا بیان حکیمانہ طور سے منشی احمد علی صاحب شوق سابق مالک و اڈیٹر آزاد نے پاکیزہ و شستہ اردو مین قدیم شاعری کے لوچ اور جدید طرز بیان کی صحت و پختگی کے ساتھ کیا ہے اور حسن پر ایک بسیط فلسفیانہ مضمون بطور مقدمہ نثر مین لکھا گیا ہے نفیس کاغذ پر نہایت صفائی اور خوشخطی سے چھاپی گئی ہے قیمت فی جلد ۲ محصول

مثنوی شفاعت ونجات

مولوی محمد محسن صاحب محسن کاکوروی کا کلام نعتیہ محتاج تعریف نہین۔ بہت سی تصانیف شایع ہو چکی ہین یہہ تازہ مثنوی حال کی تصنیف ہے۔ قیامت کے سمان حشر ونشر کے مرقع نجات کی کیفیت کو کمال فصاحت۔ بلاغت سوز و گداز سے بیان کیا ہے۔ قیمت ۳ر محصول ۰ر

اخبار آزاد

اردو کا ہفتہ وار پرچہ جسمین پولیٹیکل سوشل و پبلک معاملات پر آزادانہ بحث کیجاتی ہے تازہ اور معتبر خبرین درج کیجاتی ہین۔ زبان شستہ۔ خط پاکیزہ۔ کاغذ نفیس۔ چھپائی اعلی تاجرانہ اشتہارون کی شہرت کا نفع بخش ذریعہ۔ قیمت سالانہ عوام سے ؏ محصول ۱۲ر سالانہ

اخبار اودھ پنچ

اردو مین سب سے پہلا ظرافت کا باتصویر پرچہ۔ ہنسی کی پوڑیہ۔ مذاق کا پتلا۔ صحیح اور معتبر روزمرہ اسی کے پڑھنے سے آسکتا ہے۔

قیمت سالانہ عوام سے ؏ محصول ۱۲ر سالانہ۔

ان سب سے متعلق خط کتابت بنام محمد سجاد حسین مالک اودھ پنچ و آزاد لکھنؤ محلہ گولا گنج ہونی چاہیے